خطبۂ جمعہ

بتاریخ: 11 محرم الحرام 1448ھ بمطابق 26 جون 2026ء

خَطَرُ الْفَسَادِ عَلَى الْمُجْتَمَعَاتِ وَالْأَفْرَادِ

افراد اور معاشرے پر فساد کی تباہ کاریاں

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران: ١٠٢] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔" {يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} [النساء: 1] "اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تم پر پوری طرح نگہبان ہے۔" { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا} [الأحزاب: 70، 71] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) بات کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال

درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔"

امابعد: یقیناً سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ سب سے برے کام (دین میں) نئے نکالے گئے کام ہیں، اور ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو رسولوں کی آمد کے ایک طویل وقفے اور آسمانی کتابوں کے تحریف کا شکار ہونے کے بعد ایک ایسی قوم میں مبعوث فرمایا، جو سخت جہالت اور اندھی گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ وہ نہ حق و باطل کے درمیان تمیز کرسکتی تھی اور نہ ہی نیکی اور برائی میں فرق جانتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: { هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ} [الجمعة: 2] "وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے انہیں گمراہی سے نکال کر ہدایت دی، اور اندھے پن کے بعد بینائی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کی دعوت کی پیروی سے نفس پاکیزہ ہوگئے، اور دینِ اسلام کی بدولت دل سیدھی راہ پر آگئے۔

دینِ اسلام کے اہم ترین اصولوں اور اس کی عظیم تعلیمات میں سے، جن کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی، جن کی آپ نے تاکید فرمائی اور ان کی مخالفت سے ڈرایا، وہ ہیں: ظلم و زیادتی اور فساد کی حرمت کا اعلان اور ظلم و جور اور فساد کے خاتمے کے لیے جنگ کو واجب ٹھہرانا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: {وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا} [الأعراف: 56] "اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔"

اور فرمایا:{ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ} [البقرة: 205] "اور جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو زمین میں دوڑ دھوپ کرتا ہے تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (جب کوئی زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک لیتا ہے، جس سے کھیتی اور نسل برباد ہو جاتی ہے)۔

برادران اسلام! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین میں فساد پھیلانے سے خبردار کیا ہے، اور اس کی تمام شکلوں اور قسموں کی مذمت کی ہے: چاہے وہ جانوں کا بگاڑ ہو، یا نسبوں، مالوں، عقلوں اور دینوں کا فساد ہو۔ اللہ نے اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، اور اس کے مرتکب افراد کو لعنت اور عذاب الٰہی کی وعید کا مستحق قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ} [الرعد: 25] "اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں، اور جن (رشتوں) کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، انہی لوگوں کے لیے لعنت ہے اور انہی کے لیے بُرا گھر (جہنم) ہے۔"

اور یہ بات سن لیں کہ فساد کی سب سے خطرناک صورت اور معاشروں اور افراد کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز، لوگوں کے عقائد کو بگاڑنا اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ کر دینا ہے، جو کہ بدعات کو پھیلانے اور فسق وفجور کو فروغ دینے کے ذریعے ہوتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: {وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ} [البقرة: 11] "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، تو کہتے ہیں کہ ہم تو بس اصلاح کرنے والے ہیں۔"

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب وہ اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ ایسا اور ایسا نہ کرو، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو ہدایت پر ہیں اور اصلاح کرنے والے ہیں۔"

مسلمان بھائیو! آگاہ رہو! سب سے خطرناک فتنوں اور سب سے زیادہ نقصان دہ آفتوں میں سے ایک مالی بدعنوانی کی آفت ہے، جس کے برے انجام اور خطرناک اثرات سے شریعت نے ڈرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ} [الأنفال: 28] "اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس ایک آزمائش ہیں، اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔"

اور حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ» [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ] "بے شک ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے، اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔" (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)۔

مالی بدعنوانی کی صورتوں میں سے ایک رشوت کا عام ہونا ہے۔ کسی معاشرے میں رشوت اسی وقت پھیلتی ہے جب وہ اس کے افراد کے ضمیروں کو بگاڑ دیتی اور اس کے گوشے گوشے سے اعتماد کی روشنی بجھا دیتی ہے۔ اسی لیے دینِ حنیف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے، اور شرعی نصوص میں رشوت کا لین دین کرنے والوں کے لیے سخت وعید اور تنبیہ وارد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: {سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ} [المائدة: 42] "یہ کان لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں۔"

حسن بصری اور قتادہ رحمہما اللہ 'سُحت' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اس سے مراد رشوت ہے"۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: «لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ» [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ] "رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔" (اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)۔

اور لعنت کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دھتکارا جانا اور دور کر دیا جانا۔ تو بھلا وہ شخص کس نفع کی تلاش میں ہے اور کس کمائی کی امید رکھتا ہے جو لعنت کا حقدار بن گیا اور ارحم الراحمین کی رحمت سے دھتکار دیا گیا؟

اے اللہ کے بندو! رشوت کی مختلف صورتیں اور شکلیں ہیں، جن میں شیطان بعض کمزور ایمان والوں اور جاہلوں کو دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے، چنانچہ وہ اس کا نام بدل دیتے ہیں تاکہ اس حرام مال کو اپنے لیے حلال ٹھہرا لیں۔ انہی صورتوں میں سے ایک: ملازمین اور کارکنوں کو دیے جانے والے تحفے تحائف اور ہدیے ہیں۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص کو جسے ابن اللُّتْبِيَّہ کہا جاتا تھا، زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا: یہ مال آپ کا (بیت المال کا) ہے اور یہ مجھے تحفے میں دیا گیا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: «مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ: هَذَا لَكَ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي؟ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ» [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ] 'اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم بھیجتے ہیں تو وہ آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے؟ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ پھر دیکھتا کہ اسے کوئی تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے جو شخص بھی اس میں سے کوئی چیز (ناحق) لے گا، وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

اے اللہ کے بندو! مالی بد عنوانی کی مختلف صورتوں میں سے: دھوکہ دہی، خورد برد اور ان جیسے دیگر طریقوں سے مال کمانا بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ [البقرة: 188] "اور تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو۔" امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "جس شخص نے کسی دوسرے کا مال شریعت کی اجازت کے بغیر لیا، تو یقیناً اس نے اسے ناحق طریقے سے کھایا"۔

اللہ عزوجل نے حرام مال کھانے والوں کو سخت ترین عذاب کی وعید سنائی ہے، اور ان کے حق میں ایک ایسی سورت نازل فرمائی ہے جس کی تلاوت قیامت تک کی جاتی رہے گی، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ (1) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ (2) وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ (3) أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ(4) لِيَوْمٍ عَظِيمٍ (5) يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: 1 - 6] "بڑی ہلاکت ہے

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جانے والے ہیں؟ ایک بڑے دن کے لیے۔ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔"

اور حضرت خولہ بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ] "بے شک کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق خورد برد کرتے ہیں، سو ان کے لیے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے۔" (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

اے مسلمانو! بدعنوانی اور فساد کا عام ہونا محض کوئی مالی یا انتظامی خرابی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا لاعلاج مرض ہے جو کسی بھی قوم کی تباہی کا اعلان ہے۔ جب کوئی قوم اس میں مبتلا ہوتی ہے تو اس کی ہلاکت کا سفر تیز ہو جاتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جو قومیں کبھی دنیا پر غالب تھیں اور پھر صفحہ ہستی سے مٹ گئیں، ان کے مٹنے کی سب سے پہلی اور بڑی وجہ فساد اور ظلم ہی تھا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ [الروم: 41] "خشکی اور تری میں لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی (برے اعمال) کے سبب فساد ظاہر ہو گیا، تاکہ وہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، تاکہ وہ باز آ جائیں۔"

اے اللہ! ہمیں اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے بچا کر کافی ہو جا، اور اپنے فضل سے ہمیں اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز کر دے۔ اللہ میرے اور آپ کے لیے قرآنِ عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو اس کی آیات اور حکمت بھرے ذکر سے نفع پہنچائے۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اپنے اور آپ کے لیے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں، لہذا آپ بھی اس سے بخشش مانگیں، یقیناً وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر اور ان کی تمام آل اور صحابہ پر رحمتیں اور درود و سلام نازل ہوں۔

امابعد: میں آپ کو اور اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا، اللہ اسے بچا لیتا ہے، اسے محفوظ رکھتا ہے اور اسے پناہ دیتا ہے۔

اے مسلمانو! امتِ اسلامیہ نے قوموں کے درمیان اپنی یہ فضیلت و برتری اپنی کثرتِ تعداد یا اپنے ساز و سامان کی طاقت سے حاصل نہیں کی، بلکہ اس نے یہ مقام اپنے رب کے حکم کی بجاآوری اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے سبب حاصل کیا ہے؛ یعنی نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے اور اللہ عزوجل پر ایمان لانے کے ذریعے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ} [آل عمران: 110] "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

برائی سے روکنا کوئی نفلی کام یا ہماری مرضی پر چھوڑا گیا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہم سب کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ درحقیقت، یہ ہمارے معاشرے کی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے کی ایک اہم ضمانت ہے۔ اگر کچھ نادان اور شرپسند لوگ اس کشتی میں سوراخ کرنے لگیں اور سمجھدار لوگ خاموش رہیں، تو انجام کار سبھی ڈوب جائیں گے۔ لیکن اگر وہ آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ روک لیں، تو وہ خود بھی بچیں گے اور سب کو تباہی سے بھی بچا لیں گے۔ اس لیے جب بھی آپ معاشرے میں کوئی برائی یا بگاڑ دیکھیں، تو محض شک اور گمان کی بنیاد پر فیصلہ نہ کریں، بلکہ مکمل تصدیق و تحقیق کریں۔ اور پھر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اس برائی کو ختم کرنے کی جلد از جلد کوشش کریں۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ،

فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] "تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، پس اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے (اسے برا جانے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔" (اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

برادرانِ اسلام! فساد پھیلانے والوں پر خاموش رہنا، اور انہیں سختی سے نہ روکنا؛ اس بات کی علامت ہے کہ سب پر عذاب آئے گا، اور ان پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت نازل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (78) كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ} [المائدة: 78، 79] "بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اس برے کام سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہیں تھے۔ یقیناً وہ بہت برا کرتے تھے۔"

بلاشبہ بدعنوانی کی روک تھام میں تعاون کرنا، معاشرے کی اقدار کا تحفظ کرنا، اور اس کی پاکیزگی و دیانت داری کو فروغ دینا ایک شرعی فریضہ اور قومی ذمہ داری ہے جو ہم سب پر لازم ہے۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کا احساس کریں، بدعنوانی کے خلاف جنگ میں ایک صف میں کھڑے ہوں، اور فساد پیدا کرنے والوں کا ہاتھ پکڑیں، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا» "اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا، لیکن اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «تَحْجُزُهُ – أَوْ تَمْنَعُهُ – مِنَ الظُّلْمِ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ». "تم اسے ظلم سے روک لو یا منع کر دو؛ درحقیقت یہی اس کی مدد ہے۔" (اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ } [المائدة: 105] "اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، جب تم سیدھی راہ پر ہو تو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا"، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ» [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ] "بے شک جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (اسے نہ روکیں)، تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔" (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے)۔

ایک دوسری روایت میں ہے: « وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے، پھر تم اس سے دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔"

اے اللہ! اپنے بندے اور نبی محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرما۔ اے اللہ! ان کے تمام صحابہ سے راضی ہو جا، اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے ان کے ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا۔ اے اللہ! ہمیں اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! تو ہمارا حامی و ناصر بن جا اور ہمارے خلاف نہ ہو۔ ہماری مدد فرما اور ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، ہمیں ہدایت دے اور ہدایت کو ہمارے لیے آسان کر دے۔ اے اللہ! کویت اور اس کے باشندوں کی ہر برائی اور تکلیف دہ چیز سے حفاظت فرما۔ اور اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن اور سکون کا گہوارہ بنا دے۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جنہیں تو پسند کرتا ہے اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اور نیکی اور تقویٰ کی طرف ان کی رہنمائی فرما۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی